روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد نمبر ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰۰ ہفتہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ ۷ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۷ مئی ۱۹۹۴ء

قبولیتِ دعا کا راز

دعا کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ انسان اپنے ضعف اور کمزوری کا پورا خیال اور تصور کرے۔ جوں جوں وہ اپنی کمزوری پر غور کرے گا اسی قدر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج پائے گا اور اس طرح پر دعا کے لئے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو گا جیسے انسان جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور دکھ یا تنگی محسوس کرتا ہے تو بڑے زور کے ساتھ پکارتا اور چلاتا ہے۔ اور دوسرے سے مدد مانگتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اب مثلاً عفو ہی ایک اخلاقی قوت ہے۔ اس کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا عفو کے لائق ہے یا نہیں۔ مجرم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حرکت ایسی سرزد ہو جاتی ہے جو غصہ تو دلاتی ہے، لیکن وہ معافی کے قابل ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کی کسی شرارت پر چشم پوشی کی جاوے اور ان کو معاف کر دیا جاوے تو وہ زیادہ دلیر ہو کر مزید نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً ایک خدمتگار ہے جو بڑا نیک اور فرماں بردار ہے۔ وہ چائے لایا۔ اتفاق سے اس کو ٹھوکر لگی اور چائے کی پیالی گر کر ٹوٹ گئی اور چائے بھی مالک پر گر گئی۔ اگر وہ اس کو مارنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور تیز اور تند ہو کر اس پر جا پڑے، تو یہ سفاہت ہو گی۔ یہ عفو کا مقام ہے، کیونکہ اس نے عمداً شرارت نہیں کی ہے اور عفو اس کو زیادہ شرمندہ کرتا اور آئندہ کے لئے محتاط بناتا ہے، لیکن اگر کوئی ایسا شریر ہے کہ وہ روز توڑتا ہے اور یوں نقصان پہنچاتا ہے، تو اس پر رحم یہی ہو گا کہ اس کو سزا دی جائے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۹۰)

انسان اور غیر انسان میں فرق کرنے والی چیز قبولیت دعا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دعا اور قبولیت دعا ہی ہے جو انسان اور غیر انسان میں فرق کرتی ہے۔ البتہ تسبیح و تحمید میں کوئی فرق نہیں دونوں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن انسان کے علاوہ دنیا کی کوئی چیز اپنے لئے دعا نہیں کر رہی۔ میں نے یہ جان کر کہا ہے کہ انسان کے علاوہ دوسری مخلوق اپنے لئے دعا نہیں کرتی تاکہ کسی عالم کے دماغ میں یہ اعتراض نہ آئے کہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے انسان کے لئے دعائیں کرائی ہیں۔ ٹھیک ہے مگر فرشتوں کی دعا اس دعا سے مختلف ہے جو انسان کرتا ہے کیونکہ فرشتوں کی تو خصلت ہی یہ ہے کہ وہ وہی کچھ کریں جو خدا انہیں کہے۔ خدا نے کہا کہ میرے بندوں کے لئے دعائیں کرو۔ انہوں نے دعائیں کرنی شروع کر دیں۔ وہ انکار کر ہی نہیں سکتے۔ اس لئے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ہے کہ اس معنی میں فرشتہ وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کو بہرحال مانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہوتا ہے وہ اس کے مطابق کام کرتا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا اس معنی میں دنیا کی ہر مخلوق فرشتہ ہے کیونکہ دنیا کی کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی بات کے کرنے کا حکم ہو اور وہ اباء اور استکبار کرے اور کہے کہ اے خدا! میں نے تیرا حکم نہیں ماننا۔ جہاں بھی ہمیں اباء اور استکبار نظر آتا ہے وہ اس لئے نظر آتا ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہے شیطان کو یہ اجازت اور ڈھیل دی گئی تھی کہ وہ اباء اور استکبار کرے۔ اور یہ بھی دعا بہرحال نہیں ہے۔ اباء اور استکبار ہے"

باقی صفحہ ۷ پر

ضروری اعلان

○ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ظفر کارکن دفتر الفضل توسیع اشاعت کے سلسلہ میں آج کل ربوہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ ایسے خریداران جو دفتر الفضل سے براہ راست اخبار لے رہے ہیں ان سے درخواست ہے۔ وہ ہمارے کارکن موصوف سے تعاون فرمائیں۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعلان نکاح

○ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

عزیزہ محترمہ شمس النساء شمی صاحبہ بنت عزیزم مکرم لطیف الرحمان صاحب سنوری (رومی ٹریولز کراچی) کا نکاح عزیزم شاہد جمیل صاحب ابن مکرم عبدالجمیل صاحب آف کراچی کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے مورخہ ۲۹/ اپریل کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ عزیزہ شمس النساء شمی صاحبہ حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب سنوری کی پڑنواسی۔ اور محترم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کی پوتی اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بنگوی (برادر اصغر چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی آف لندن) کی نواسی ہے۔ اور عزیزم شاہد جمیل صاحب محترم محمود احمد صاحب چیمہ (وفات یافتہ) واپڈا لاہور کے بھانجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد صادق صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ شاہدرہ لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ چند دنوں تک دل کا بائی پاس اپریشن پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۷- ہجرت ۱۳۷۳ ھش ۷- مئی ۱۹۹۴ء

قارئین کو واقفیت بہم پہنچانا

پاکستان میں بسنے والا ہر احمدی پاکستان کی ہر بات سے متاثر ہوتا ہے۔ سردی 'گرمی' دھوپ' بارش' ہوا' جھکڑ' خشک سالی' طوفان اور سیلاب۔ ارزانی اور مہنگائی۔ سیاسی توڑ جوڑ' اقتدار کی تبدیلی۔ معاشرہ کی اخلاقی حالت۔ چوری ڈاکہ' امن وامان' تعلیم کا معیار' نوکریوں کا حصول۔ طوائف الملوکی۔ عوام الناس کی تحریکیں۔ ان کے پس منظر اور پیش منظر۔

احمدیہ جماعت کے واحد روزنامہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ہر قاری کو ان تمام امور' اور ان کے علاوہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے امور سے آگاہ رکھے۔ کہاں کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے کون کر رہا ہے اور کس طرح کر رہا ہے۔ جتنا اس اخبار کے ادارے کو علم ہو سکے وہ اپنے قارئین تک پہنچائے کیونکہ ہر اخبار کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنے قارئین کو باخبر رکھے۔

لوگ کیا سوچ رہے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں ان کے کیا نتائج نکل رہے ہیں ان سب باتوں سے اپنے قارئین کو آگاہ رکھنا ہمارا فرض ہے اور ہم ہر حال میں اپنا یہ فرض خدا کی دی ہوئی توفیق کے مطابق ادا کرتے رہیں گے۔ ہر اہم واقعہ' ہر اہم خبر' ہر اہم نظریہ' ہر اہم اختلاف اور ہر اہم ہم آہنگی کو ہم اس لئے اس اخبار میں اجاگر کرتے رہیں گے تاکہ ہمارے قاری کسی بھی دوسرے شخص یا کسی بھی دوسرے اخبار کے قاری سے کم واقفیت نہ رکھنے والے ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر پاکستانی یہ جاننا اپنا پیدائشی حق سمجھتا ہے کہ ملک میں بلکہ ساری دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اور آج کل یہ فریضہ تحریری طور پر اخبار ہی ادا کر رہے ہیں۔ الفضل اللہ نے چاہا تو یہ کرتا ہی رہے گا۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مذہب زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں ہر کام کرتے ہوئے اس کا رخ مذہب کی طرف موڑا جا سکتا ہے۔ کھانا پینا' چلنا پھرنا' کسی بھی کام میں حصہ لینا ان سب باتوں کو مذہب کے قالب میں ڈھالا جا سکتا ہے اس لئے ایک مذہبی جماعت کے اخبار کو بھی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہونا لازمی ہے۔ ضروری ہے کہ ہم معاشرہ کے حالات سے باخبر رہیں۔ وقوعہ بے شک کسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہو ہمیں اس کا علم ہونا چاہئے۔ اور اس کے پیش منظر اور پس منظر کا بھی۔ آخر وہ کونسی بات ہے جو ہم پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

ہماری راہ نہ کاٹو ہمارے ساتھ چلو
ہماری طرح جیو اور خوب پھولو پھلو
ہماری پشت پناہی پہ ہے خدا کی ذات
ہٹو نہ دور تعصب کی آگ میں نہ جلو

ابوالاقبال

اشک آنکھوں میں کنارِ آب پر رکھا ہوا
ایک شُعلہ ہے کفِ سیلاب پر رکھا ہوا

وقت کی تحریر ہاتھوں پر نہیں لکھی ہوئی
دائروں کا نقش ہے گرداب پر رکھا ہوا

آب کیسی ہے نگاہِ یار میں گوندھی ہوئی
پھول کیسا ہے خمِ محراب پر رکھا ہوا

اس کا چہرہ دیکھ کر محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہے
ہاتھ اس کا ہر دلِ بے تاب پر رکھا ہوا

نیند میں بیٹھے رہیں اس چشم و لب کے رُو برُو
وہ حسین چہرہ ہو رحلِ خواب پر رکھا ہوا

وہ تفکّر یار کے چہرے پہ ہے جیسے کہ ہو
بوجھ سارے شہر کا اعصاب پر رکھا ہوا

کارگر ہو چارہ گر کی چارہ سازی کس طرح
تکیہ جب ہو نسخۂ احباب پر رکھا ہوا

پرویز پروازی

سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے

زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ معلوم نہیں کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔ اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (اے ایمان والو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو۔ التحریم: ۹) سو انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں۔ صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہو جاتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

پسِ دیوار چوں نمے دانی!
چوں بدانی غیوبِ ربّانی

جب تو دیوار کے پیچھے کی کوئی چیز نہیں جانتا پھر غیب خداوندی کو کیونکر جان سکتا ہے

در شگفتم کہ باچنیں نقصاں
از چہ بر عقل مے شوی نازاں

میں حیران ہوں کہ باوجود اس قدر نقص کے تو عقل پر کس وجہ سے نازاں ہے

ایں چہ عقل است وایں چہ معرفت است
ایں چہ قہر خدا دو چشمت بست

یہ کیسی عقل اور کیسی معرفت ہے خدا کا یہ کیسا قہر ہے کہ جس نے تیری آنکھیں بند کردی ہیں

ایں جہانت چو عید خوش اُفتاد
وآں وعیدِ خدا نداری یاد

تجھے یہ جہان عید کی طرح پسند آگیا اور خداوند کی سزا تجھے یاد نہ رہی

بشنو از وحیِ حق چہ گوید راز
از جنابِ وحید و بے انباز

خدا کی وحی کو سن کہ کیا راز بیان کرتی ہے خدائے وحدہ لاشریک کی طرف سے

کاں خرد ہا کہ در دلِ عقلاست
ہمہ یک ذرّۂ زِ آتشِ ماست

یعنی یہ سب عقلیں جو دانشمندوں کے دلوں میں ہیں یہ سب ہماری آگ کی ایک چنگاری ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ جب انسان یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ دیوار کے پیچھے کیا ہے اس لئے کہ وہ دیوار کی دوسری طرف دیکھ ہی نہیں سکتا تو وہ خدا تعالیٰ کے غیب کو کس طرح جان سکتا ہے اس مثال سے انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے غیب میں رکھا ہوا ہے اس پر ایمان لانا ہی سب سے بہتر بات ہے کیونکہ انسان جان ہی نہیں سکتا کہ غیب میں کیا ہے اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی کن باتوں کو آئندہ مستقبل میں چاہے وہ ایک لمحے کے بعد ہی کا مستقبل کیوں نہ ہو' کس طرح ظاہر کرنے والا ہے۔ علم کے متعلق تو انسان کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ اسے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ایک ہلکی سی دیوار کے پیچھے کیا کچھ ہو رہا ہے۔ کیا کچھ کہا جا رہا ہے اور کیا کچھ کیا جا رہا ہے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ باوجود ایسا ہونے کے اس بات کی سمجھ نہیں آسکتی کہ انسان اپنی عقل پر ناز کیوں کرتا ہے۔ عقل سے وہ کیا کچھ سوچ سکتا ہے اور کس کس بات کی اسے سمجھ آسکتی ہے اور کون سی باتیں پردہ غیب میں ہیں وہ اس پر کھل سکتی ہیں اس کا اسے خوب علم ہونا چاہئے۔ عقل تو بالکل ناقص ہے صرف ان چیزوں کو جانتی ہے جو اس کے سامنے آتی ہیں یا لائی جاتی ہیں۔ ان چیزوں کے متعلق عقل کچھ بھی نہیں کہہ سکتی جو اس کے سامنے نہیں ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صرف عقل کے زور پر سب کچھ سمجھ لینے کی کوشش کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت بھی اسے حاصل ہو جائے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ یہی وہ بات ہے جس نے اس کی آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر اعتقاد رکھے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان اور توکل رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ایسی ایسی باتیں بتائے گا اور سمجھائے گا جو اس کی معرفت کا باعث بن سکیں گی لیکن انسان محض اپنی عقل کے زور پر یہ چاہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پوری طرح پہچان لے اور اللہ تعالیٰ کو جان کر اس کی معرفت حاصل کر لے تو یہ بات کسی طرح درست نہیں ہو سکتی۔ انسان اس دنیا کو اتنا پسند کرتا ہے کہ یہیں رہنا چاہتا ہے یہیں کی چیزیں اسے زیادہ اچھی لگتی ہیں اسے یہ معلوم ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا ہے لیکن وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو سزا دینی چاہے تو اس پر بھی وہ اسی طرح قادر ہے جس طرح یہ چیزیں انسان کو عطا کرنے پر۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اسے صرف اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات ہی سے پتہ چلتا ہے کہ خدا وحدہ لاشریک یہ کہتا ہے کہ سب عقلیں جو انسانوں کے پاس ہیں یہ دراصل اسی کی آگ کی ایک چنگاری ہے اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں پوری آگ اور ایک چنگاری کا آپس میں مقابلہ کیا جائے تو ایک ذرے سے بھی کم ہو گی انسان خدا تعالیٰ ہی کی طرف دیکھے۔ اسی سے علم حاصل کرے اسی سے یہ بات چاہے کہ خدا تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب لے جائے اور اس کی راہنمائی فرمائے۔ اگر وہ ایسا کرے تو اس کی عقل اسے صحیح راستے پر چلائے گی اور یہی صحیح طور پر ایسی بات ہے جو اسے کرنی چاہئے۔ آخر عقل بھی اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے لیکن سمجھ لینے کی یہ بات ہے کہ عقل خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہے اور یہ اس بات سے انتہائی طور پر کم ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے علم سے اسے بتاتا ہے۔ حضرت صاحب ان اشعار میں انسان کی توجہ اس بات کی طرف دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے اسے اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا ہاتھ پکڑانا چاہئے اگر وہ اپنی عقل پر بھروسہ کرے گا تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا اے خدا تو ہمیں توفیق عطا کر ہم تیری رضا کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں اور تجھ ہی سے سب کچھ حاصل کرنے کے لئے مانگتے رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

مطرب خوشنواز گاتا جا
ہاتھ سے رکھ نہ ساز گاتا جا

یہ مسافت ہے جانگداز بہت
نغمۂ جانگداز گاتا جا

ہے یہ منزل کڑی خموش نہ ہو
ہے یہ منزل دراز گاتا جا

پیچ در پیچ ہیں نشیب و فراز
کیا نشیب و فراز! گاتا جا

راز ہے دردِ زندگی تنویرؔ
کھل نہ جائے یہ راز گاتا جا

روشن دین تنویر

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء

کچھ عرصہ پہلے حضرت امام جماعت الرابع نے ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ خصوصی طور پر جماعت کو توجہ دلائی کہ جو لوگ اپنے بزرگ آباء واجداد کے ذکر کو زندہ رکھتے ہیں۔ ان کی عظیم خوبیاں قوموں میں زندہ رہتی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء جنہوں نے غیر معمولی قربانیاں کی ہیں۔ ان کا ذکر نئی نسل بھول رہی ہے۔ ان بزرگ لوگوں کا ذکر صرف کتابوں میں ہی نہیں رہنا چاہئے ان بزرگوں کے ذکر کو زندہ رکھیں۔ قوموں کی زندگی کا یہ اہم راز ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے خاص کرم سے اس عاجز کو حضرت بانی سلسلہ کے متعدد رفقاء کو دیکھنے کا' ملنے' ان کے پاس بیٹھنے' ان کے مواعظہ حسنہ اور درس و تدریس کے سننے۔ استفادہ کرنے اور کئی ایک سے دعائیں کروانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور بعض بزرگ رفقاء سے خاکسار کو تلمذ کا شرف حاصل ہے۔

اس پاک گروہ کی معیت سے ان کے اعلیٰ خصائل اور اوصاف حمیدہ کا ذاتی طور پر علم ہوا۔ اور ان کی ایمان افروز مجلسوں سے روحانی حظ اور فیض حاصل کیا۔ اس وقت چند رفقاء کا ذکر خیر کرنے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتا ہوں۔ جن خوش نصیب بزرگوں کو حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں ہی آپ پر ایمان لانے کی توفیق نصیب ہوئی اور آپ کی بابرکت صحبت و معیت کی سعادت ملی۔ ان کے مقام و مرتبہ کے متعلق حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"وہ لوگ جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ) کے ابتدائی زمانہ میں خدمات کی ہیں۔ ایسی ہستیاں ہیں جو دنیا کے لئے ایک تعویذ ہیں اور حفاظت کا ذریعہ"۔

پھر فرمایا:۔

یہ لوگ خدا کی طرف سے حصن حصین ہوتے ہیں۔ اور دنیا ان کی وجہ سے بہت سی بلاؤں اور آفات سے محفوظ رہتی ہے"۔

جو لوگ حضرت بانی سلسلہ پر ایمان لائے ان کی والہانہ محبت اور عقیدت ان کی فدائیت اور اطاعت کے نظارے ایسے ہیں کہ دنیا ایسے دلکش نظارے صدیوں دکھانے سے قاصر رہے گی۔

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب جنہوں نے ۱۹۰۲ء میں بیعت کی قادیان کے قریب ایک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ بعد میں ہجرت کر کے قادیان آگئے اور یہیں کے ہو گئے۔ کریانہ کی اولین دوکان انہوں نے بیت مبارک کے قریب کی دوکانوں میں شروع کی۔ یہ دوکانیں مرزا نظام الدین صاحب کی تھیں۔ ان کا کرایہ ڈیڑھ روپیہ ماہوار تھا۔ حضرت بانی سلسلہ نے ان رفقاء کو جو دھونی رما کر قادیان کے ہی ہو گئے۔ جو اپنے آقا کی محبت و عقیدت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ ان کے بارے میں فرمایا:۔

"یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں ہیں جو مجھے عطا ہوئی ہیں"۔

صدق سے بھری ہوئی روحیں

حضرت بانی سلسلہ کے ابتدائی رفقاء میں اول مقام بلحاظ فدائیت' اطاعت اور خلوص و محبت کے حضرت مولانا حکیم نورالدین کو حاصل ہوا۔ سب سے اول بیعت بھی آپ ہی کی حضرت بانی سلسلہ نے قبول فرمائی۔ اور آپ کی غیر معمولی عقیدت وفدائیت اور والہانہ ایثار کے پیش نظر آپ نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں۔ جن کا نام ان کے نور اخلاص کی طور نور دین ہے۔ میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں-------- وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔"

(روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۵)

پھر فرمایا:۔

ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

سیدنا حضرت مولانا نورالدین کے خلوص' فدائیت اور اپنے مقدس امام کی غیر معمولی اطاعت کے تو بے شمار نورانی واقعات ہیں لیکن اس وقت صرف ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔

غیر معمولی روح اطاعت

سیدنا حضرت بانی سلسلہ کے عہد سعادت میں ایک دفعہ بٹالہ کا ایک ہندو رئیس جس کی بیوی بیمار تھی اس کے علاج کے لئے قادیان حضرت مولانا نور الدین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب اس نے بغرض علاج بٹالہ جانے کی آپ سے درخواست کی تو آپ نے فرمایا:۔

میں قادیان میں آزاد و مختار نہیں بلکہ حضرت مرزا صاحب کے تابع فرمان ہوں۔ اگر آپ مجھے ارشاد فرمادیں گے تو میں بخوشی علاج کے لئے آپ کے ساتھ چلا جاؤں گا۔

وہ ہندو رئیس سیدنا حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ماجرا بیان کیا۔ حضرت نے جو اس کے خاندان سے بخوبی واقف تھے۔ حضرت مولانا نورالدین کو علاج کے لئے ساتھ جانے کی بخوشی اجازت دے دی۔ جب حضرت مولانا نورالدین کو اجازت کا علم ہوا تو آپ بٹالہ روانہ ہونے سے پہلے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ملاقات کے وقت حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا۔

"مولوی صاحب! آپ آج ہی واپس تشریف لے آئیں گے؟"

آپ نے جواباً عرض کیا۔

ہاں! آج ہی اللہ نے چاہا تو واپس آجاؤں گا"

اس کے بعد حضرت مولانا نورالدین رخصت ہو کر بٹالے کے لئے یکہ پر سوار ہوئے اتفاق سے رستہ میں سخت بارش ہو گئی اور بٹالہ قادیان کا کچا راستہ خراب ہو گیا۔ حضرت مولانا نے بٹالہ پہنچ کر مریضہ کا معائنہ کیا ضروری نسخہ اپنے سامنے تیار کروایا اور استعمال کروایا اور مغرب کے قریب واپسی کے لئے تیار ہو گئے۔ مالک مکان نے عرض کیا کہ بارش کی وجہ سے راستہ ناقابل گذر ہو رہا ہے اور اس وقت کوئی یکہ بان اس راستہ پر جانے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ مغرب کا وقت بھی قریب ہے۔ آپ آج رات میرے ہاں تشریف رکھیں آپ کو ہر طرح آرام و سہولت رہے گی۔ حضرت مولانا نورالدین نے فرمایا کہ میں حضرت صاحب سے وعدہ کر کے آیا ہوں کہ آج ہی واپس چلا جاؤں گا۔ لہذا میں یہاں نہیں ٹھہر سکتا میں نے بہرحال آج ہی واپس جانا ہے۔

مالک مکان نے عرض کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو علم ہے کہ سخت بارش کی وجہ سے راستہ ناقابل گذر ہے۔ اس لئے مجبوری ہے اور قادیان میں کوئی فوری کام بھی درپیش نہیں۔ کل آپ کی واپسی کا پورا انتظام ہو جائے گا۔ لیکن وعدہ کرنے والے حضرت مولانا نورالدین تھے اور وعدہ اپنے مرشد اور آقا سے تھا' تخلف کیسے ہوتا۔ آپ نے جب دیکھا کہ صاحب الدار اپنی طرف سے ازراہ ہمدردی سواری کا انتظام کرنے کے لئے تیار نہیں اور وقت زیادہ ہو رہا ہے تو آپ پیدل قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ جا بجا کیچڑ' دلدل اور پانی سے بھرا ہوا تھا اور ناقابل گذر۔ اوپر سے بارش ہو رہی تھی۔ ابھی چند قدم ہی طے کئے تھے کہ دلدل میں پھنس گئے۔ آخر مجبوراً جوتے اتار کر افتاں و خیزاں آگے بڑھے۔ سنگریزوں اور کانٹوں کے چبھنے سے پاؤں چھلنی اور لہولہان ہو گئے۔ آپ جوش عشق اور جذبہ اطاعت میں تقریباً ساری رات چلتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح کی نماز سے تھوڑا وقت پہلے قادیان پہنچ گئے اور جسم کو دھو کر کپڑے بدل کر صبح کی نماز میں بیت مبارک میں شریک ہو گئے۔

نماز کے بعد حضرت بانی سلسلہ نے کسی کام کے لئے آپ کو یاد فرمایا اور آپ نے اپنے آقا کے سامنے حاضری دے دی۔ اللہ اللہ اطاعت اور فرمانبرداری کا کیا ہی شاندار نمونہ تھا جو حضرت سیدنا نورالدین نے پیش فرمایا۔ اپنے مرشد و آقا کی اس طرح کی فرمانبرداری میں خدا کے اس محبت و برگزیدہ بندہ نے کئی سبق ہم بعد میں آنے والوں کو سکھائے۔

سیدنا حضرت نورالدین کی ایسی ہی جاں نثاری اور فداکاری کو دیکھتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ نے ان کے ذکر خیر میں فرمایا:۔

"مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غم خواری اور جان نثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے' ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۷)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا بیان

ہے۔

ایک دفعہ جب حضرت مولانا نور الدین بیمار ہوئے اور ایک دن اپنی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو (حضرت بانی سلسلہ) آپ کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر واپس اپنے مکان پر آکر دوائیں نکالیں اور حضرت (اماں جان) کے دالان میں زمین پر ہی بیٹھ گئے۔ دوائیاں کچھ کاغذ کے ٹکڑوں پر رکھنی شروع کر دیں۔ حضرت بانی سلسلہ کی فکر مندی کو دیکھ کر حضرت (اماں جان) آپ کے پاس آکر بیٹھ گئیں اور تسلی کے طور پر آپ سے باتیں کرنے لگیں کہ جماعت کے بڑے بڑے عالم فوت ہو رہے ہیں۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلمی فوت ہو گئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی فوت ہو گئے۔ خدا تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت دے۔ حضرت (اماں جان) کی یہ باتیں سن کر حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمایا:۔ "یہ شخص (حضرت نور دین) ہزار عبدالکریم کے برابر ہے۔"

(الفضل ۲۔ مئی ۱۹۱۴ء)

ایک اور بزرگ رفیق حضرت قاضی ضیاء الدین تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کے انتہائی فدائی اور عاشق صادق تھے۔ آپ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ وضو کر رہے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ سے آپ کے محبوب خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب نے دریافت کیا کہ حضرت یہ کون صاحب ہیں۔ تو آپ نے میرا نام اور پتہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کو ہمارے ساتھ عشق ہے (چنانچہ حضرت قاضی صاحب اس بات پر فخر کیا کرتے اور تعجب سے کہا کرتے کہ حضور کو میرے دل کی کیفیت کا کیونکر علم ہو گیا)۔

(........احمد جلد ۶)

آپ بلند پایہ عالم تھے عربی فارسی کے اعلیٰ پایہ کے زبان دان تھے۔ سینکڑوں کتابیں آپ کی لائبریری میں تھیں۔ علم حدیث۔ فقہ۔ قرآن کریم کے قابل قدر اور عظیم متبحر سکالر تھے۔ اور طبیب حاذق۔ خاص شہرت رکھتے تھے۔ درس و تدریس میں شامل ہونے کے لئے لاہور تک کے طلباء آپ کے پاس آکر رہتے تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب ایک یکرنگ مخلص دوست تھے وہ اخلاص و عقیدت میں ایسے ڈوبے ہوئے تھے کہ جب پہلی مرتبہ قادیان آئے تو انہوں نے بیت اقصیٰ کے محراب والی دیوار پر اپنے جذبات کا اظہار حضرت بانی سلسلہ کے ایک شعر میں اس طرح پر کیا۔

حسن و خلق و دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

آپ نماز تہجد کے بڑے پابند تھے۔ تہجد کی نماز چھوٹی عمر میں پڑھنی شروع کی۔ آپ کی طبیعت میں بے حد سوز و گداز تھا۔ بہت رقیق القلب اور منکسر المزاج تھے اور مسکین طبع۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بیان کرتے ہیں "ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ مسکین کا لفظ لکھا کرتے تھے"۔

(الحکم ۷ مئی ۱۹۳۴ء)

حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب نے جو خود بھی رفیق تھے اپنے والد بزرگوار حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کے بارہ میں اپنے روزنامچہ میں ۲۲ مئی ۱۹۰۴ کو لکھا:

"آج حضرت صاحب (حضرت بانی سلسلہ) گورداسپور سے تشریف لائے۔ دعا کے لئے عرض کی اور جنازہ کے لئے۔ ظہر کی نماز کے بعد حضرت نے جنازہ پڑھایا۔ بڑی لمبی دعا کی۔ ایسی آگے میں نے نہیں دیکھی۔ بعد ازاں (حضرت) مولوی عبدالکریم نے چند آدمیوں کو مخاطب کر کے کہا "پرانے آدمیوں کی ایسی ہی قدر ہوتی ہے"۔

"حضرت (بانی سلسلہ) کو بھی ان سے بہت پیار تھا۔ کیونکہ انہوں نے آپ کی اس وقت بیعت کی تھی جب کہ آپ کے مرید معدودے چند ہی تھے اور آپ خود اپنے مریدوں کو گھر سے اپنے ہاتھوں کھانا لا کر دیتے۔ جس چیز کی کھاتے وقت ضرورت ہوتی۔ آپ خود اندر جا کر لاتے"۔

ایثار و قربانی کا خاص جذبہ

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ کپور تھلہ کے رفقاء کو اخلاص اور حضرت بانی سلسلہ سے عشق و محبت میں ایک خاص امتیاز حاصل تھا۔ ان کی قربانیاں ایک غیر معمولی رنگ رکھتی تھیں۔ اس جماعت کے تمام افراد میں قربانیوں کے لئے باہم رشک اور مسابقت کا جذبہ تھا۔

ایک دفعہ جب کہ حضرت بانی سلسلہ لدھیانہ میں تشریف فرما تھے۔ مخالفین کی طرف سے اشتہار بازی ہو رہی تھی۔ کسی اشتہار کے جواب کی حضرت بانی سلسلہ نے ضرورت سمجھی اور بذریعہ اشتہار جواب شائع کرنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب (جو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے والد بزرگوار تھے) سے فرمایا کہ ساٹھ روپے یا کچھ زائد کی ضرورت ہے۔ آپ کپور تھلہ جائیں اور احباب جماعت سے وصول کر کے لیتے آئیں اور جلد واپس آئیں۔ حضرت منشی صاحب واپس کپور تھلہ گئے اور سٹیشن سے سیدھا اپنے گھر۔ اپنی نیک بخت اہلیہ سے حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ آپ نے جلد واپس آنے کا فرمایا تھا۔ بجائے اس کے کپور تھلہ شہر کے مختلف محلوں میں احمدی احباب کے ہاں جاؤں اور سارا وقت خرچ کروں میں نے مناسب سمجھا ہے کہ آپ اگر حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا زیور دیدیں تو اسے فروخت کر کے اس کی رقم حضرت کی خدمت میں جا کر پیش کر دوں۔ نیک بخت بیگم نے اسی وقت خلوص و محبت سے زیورات کی صندوقچی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے سپرد کر دی۔ حضرت منشی صاحب صندوقچی لے کر سیدھے صراف کی دوکان پر پہنچے۔ فروخت کیا' رقم وصول کی' جو مطلوبہ رقم سے قدرے زائد تھی اور بجائے گھر جانے کے سیدھے سٹیشن پہنچے اور ٹرین سے لدھیانہ حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر رقم پیش کر دی۔ حضرت بانی سلسلہ اس فوری کارکردگی اور تعمیل اور جذبہ سے بے حد متاثر ہوئے اور بہت سراہا۔ چند روز بعد حضرت منشی اروڑا صاحب جو کپور تھلہ کے ہی ایک بزرگ اور عاشق رفیق تھے اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے بہت قریبی دوست اور ساتھی تھے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ آپ کی جماعت نے بہت اخلاص کا نمونہ دکھایا اور بڑے اچھے موقعہ پر امداد کی۔ ایک اشتہار کی اشاعت کے سلسلہ میں بروقت مطلوبہ رقم مہیا کر دی۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں تو پتہ ہی نہیں اور اپنے ساتھی حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے بہت ناراض ہوئے کہ ہمیں کیوں محروم رکھا۔ اور حضرت بانی سلسلہ سے عرض کیا کہ ہمارے ساتھ منشی ظفر احمد صاحب نے دشمنی کی۔ ہم کو نہیں بتایا اور ہم اس قربانی میں شریک نہ ہو سکے۔ یہ تھی والہانہ روح کپور تھلہ کے بزرگ اور خوش قسمت رفقاء کی۔ بعد میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے حضرت منشی اروڑا سے وضاحت کی کہ یہ رقم پیش کرتے وقت حضرت کی خدمت میں جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ کپور تھلہ کی جماعت سے لے کر آئیں عرض کیا کہ کپور تھلہ کی جماعت کی طرف سے رقم ہے۔ یہ نہیں عرض کیا کہ ان کی اہلیہ یا ان کی طرف سے یہ رقم ہے۔ کیسا دلربا ایثار ہے۔

یہ روح تھی قربانی کی جو حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں پائی جاتی تھی جماعت کپور تھلہ کے بزرگ رفیق حضرت منشی اروڑا صاحب کا یہ دل آویز قصہ کس قدر ایمان افروز ہے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ سے عشق کا تعلق رکھتے تھے= خود حضرت بانی سلسلہ نے ازالہ اوہام میں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

"ان کی اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے۔ شاید ان کو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہو گی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجا لائیں اور دل و جان سے وفادار۔ محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل اور سچائی کے عاشق ہیں"۔

آپ اپنے والہانہ عشق و محبت میں ساری عمر یہ تمنا لئے رہے کہ حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں نذرانہ میں سونے کی اشرفیاں پیش کریں۔ جب حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہوئے تو آپ کا وصال ہو گیا۔ بالآخر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں یہ اشرفیاں لے کر حاضر ہوئے اور سخت بے تاب ہو گئے۔ اور بیتابی میں اس قدر جذباتی ہوئے کہ بول نہ سکے۔ روتے روتے نڈھال ہو گئے۔

یہ تھے وہ بزرگ رفقاء اور خوش قسمت ارادت مند رفیق جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ کو دیکھا۔ آپ کے پر معارف کلام کو سنا اور آپ کے نشانات کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا بلکہ کئی نشانات کے مورد ہوئے۔ یہ تھے وہ رفقاء کپور تھلہ کے جنہیں حضرت بانی سلسلہ نے ان کے خلوص اور محبت اور والہانہ عشق و فرمانبرداری اور بے لوث خدمتوں کے پیش نظر یہ لکھ کر بھیجا:۔

"جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں اکٹھا رکھا ہے اسی طرح اگلے جہان میں جنت میں بھی کپور تھلہ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ رکھے گا"۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم)

عشق و محبت کی یہ کیسی لذیذ داستان ہے۔ بلاشبہ ان رفقاء کو ایک خاص امتیاز اور فضیلت کا مقام حاصل تھا۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ایک ممتاز رفیق تھے۔ فاضل تھے۔ عالم باعمل تھے اور مستجاب الدعوات تھے۔ ۱۸۹۹ء میں حضرت بانی سلسلہ کی بیعت سے

باقی صفحہ ۷ پر

جذباتِ محبت

مکرم حکیم قاضی نذر محمد صاحب چک چٹھہ لکھتے ہیں:-

مولانا! یہ آپ کا کمال ہے کہ آپ نے حوالات میں بھی ہمیں غمگین نہیں ہونے دیا۔ آپ جیسے فرزند احمدیت پر ہمیں فخر ہے۔

مکرم منشی مبشر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ سے لکھتے ہیں:

گھٹنے کے فریکچر کی وجہ سے چارپائی پر ہوں اس وجہ سے آپ کی آمد کا نظارہ خود نہ کرسکا۔ اور نہ گلے لگ سکا۔ اور نہ ہی جن ہاتھوں نے زنجیر پہنی تھی انہیں چوم کر آنکھوں سے لگا سکا۔ بے شک آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کے لئے چن لیا تھا۔

حضرت صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر آپ کے لئے جس پیرایہ میں محبت و دکھ کا اظہار کیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ واقعی آپ نمایاں حیثیت کے مالک ہیں۔

روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ کے اسیران رہ مولا کو حق کی راہ میں صعوبت برداشت کرنی پڑی۔

مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ وارسا (پولینڈ) سے لکھتے ہیں:

آپ کی رہائی کا الفضل میں پڑھا۔ دلی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت آپ کو اس عمر میں بخشی۔ آپ یاد تو ہمیشہ رہتے ہیں۔ آپ کی صحت کیسی ہے۔ الفضل میں آپ کے تازہ قطعات پڑھ کر آپ کی درازئ عمر کے لئے بہت دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ آپ کو ہر قسم کی مشکلات سے محفوظ رکھے۔ حضرت صاحب نے جب آپ کا خط چنیوٹ جیل سے لکھا ہوا۔ ایم ٹی اے پر پڑھ کر سنایا اور جس درد سے آپ کے لئے دعا کی تحریک کی یہ تاریخی بات تھی۔

مکرم عبدالودود شاہ صاحب قائد مجلس گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں

خاکسار کی جانب سے اور دیگر ممبران جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی جانب سے بھی رہائی پر بہت بہت مبارکباد پیش ہے۔

مکرم رانا سعید احمد صاحب کھرڑیانوالا ضلع فیصل آباد سے لکھتے ہیں

آپ کے گزشتہ ایام اسیری میں خاکسار اور یہاں کی جماعت کے احباب آپ کے لئے دعا کرتے رہے۔ ربّ کریم قبول فرمائے۔ ایک مکتوب اہم شخصیات کو بھی لکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ نیک اثرات پیدا کرے۔

مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید رازی صاحب لکھتی ہیں:

آپ کی اسیری کی خبر سن کر آپ کا بزرگ چہرہ میرے ذہن میں گھوم گیا کہ اس عمر میں اتنے بڑے حوصلے اور صبر و ہمت کے ساتھ آپ نے اسیری کا مشکل دور گزارا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی قربانیوں کا صلہ عطا کرے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے امسال رمضان المبارک میں دوسری مرتبہ اعتکاف بیٹھنے کی توفیق ملی۔ ۲۰ویں رمضان کو مجھے صرف ایک دعا کرنے کی طرف اشارہ کیا گیا۔ یہ اشاہ ملنے پر اور پیارے امام کی بار بار توجہ دلانے پر میں نے ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ویں رمضان کی دعاؤں کو اسیران راہ مولا کے حضور نذر کیا۔ آپ سب کے لئے دعائیں ہوتی رہیں۔ اگلے ہی دن آپ لوگوں کی ضمانت کی خبر ملی اور میں سجدہ شکر بجالائی کہ خدا تعالیٰ کس طرح ہم کمزوروں کی دعاؤں کو قریب تر ہو کر سنتا ہے۔ میں بھی آپ سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

مکرمہ سید احسن اسمٰعیل صدیقی صاحب گوجرہ سے لکھتے ہیں۔

آپ پر دشمنانِ دین کی دست درازی اور قید و بند کی صعوبت اور پھر آپ کی علالت کی خبریں پڑھتا اور سنتا رہا۔ جس سے دل بہت مغموم ہو جاتا رہا۔ آپ کی عالمانہ شخصیت کا تذکرہ اکثر میری محفل میں ہوتا رہتا ہے۔ قادیان دارالامان میں شائع ہونے والے رسالہ المبشر سے لے کر آج کی بے حد ذمہ داریوں تک فخر سے بیان کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ایسے باعث صد افتخار اور عالم باعمل انسان کو تا ابد سلامت رکھے اور حسب معمول دین حق کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب سویڈن سے لکھتے ہیں۔

آپ کی رہائی سے جو خوشی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ یوں تو روحانی تعلق کی وجہ سے ہر واقف یا ناواقف جسے محض سلسلہ سے دشمنی کی وجہ سے پابند سلاسل کیا جائے، اس کی تکلیف دل میں چبھن پیدا کرتی ہے۔ مگر ایک دیرینہ ساتھی جس سے میں نے اکتساب فیض کیا اور جس کی عظمت کا میں دل سے قائل ہوں۔ اس کی تکلیف کو میں نے اپنی ذاتی تکلیف کے طور پر شدت سے محسوس کیا۔ ایک مصروف الاوقات شخص کو فارغ بٹھا دینا ہی اس کے لئے کم اذیت ناک نہیں ہوتا۔ جیل اور وہ بھی پاکستانی جیل۔ الامان والحفیظ۔ آفرین ہے آپ پر کہ آپ نے پیرانہ سالی میں جرأت ایمانی کے بل پر سب کچھ خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اور اپنے قطعات کی بہار سے ہم جیسوں کو تسلیاں دیں۔

مکرمہ شمیم سرور صاحبہ دارالعلوم غربی ربوہ سے لکھتی ہیں

خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے آپ کو بھی اسیر بنا کر یہ عظیم اعزاز بخشا۔ ہمارے اسیران جو خدا تعالیٰ نے رہا کئے ہیں اس خوشی سے ہر احمدی بڑے چھوٹے کا دل باغ باغ ہے۔ آج آپ اور وہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں اپنے بال بچوں میں خوش ہیں۔ یہ ان کا ہم پر حق ہے کہ ہم ان کے لئے ہمیشہ دعاگو رہیں۔

مکرمہ صفیہ مسعود صاحبہ جیکب آباد سے لکھتی ہیں۔

آپ سب کو اور ان عظیم ہستیوں کو جن کو دیکھنے اور سننے کی شدید تڑپ دل میں رکھتے ہیں اپنے پیارے الفضل کے توسط سے آزادی کی مبارکباد۔ خاکسار اپنی طرف سے لجنہ اماء اللہ جیکب آباد کی طرف سے مبارکباد پیش کرتی ہے۔

مکرم منصور احمد صاحب سنت نگر لاہور سے لکھتے ہیں۔

میری عمر اس وقت آپ کی عمر سے تقریباً بیس سال سے بھی کم ہے مگر میں آپ کو لوہے کا زیور پہنے دیکھنے کا حوصلہ نہیں پاتا۔ شاید اس نظارے کو دیکھ کر ہی غش کھا کر گر جاتا۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم تھا کہ آپ اس کڑی آزمائش میں بھی پورے اترے۔ اسیر راہ مولا بننے کا اعزاز روحانی دنیا میں بہت بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

مکرمہ فوزیہ خان فوزی صاحبہ لاہور سے لکھتی ہیں۔

یوں تو نمازوں میں آپ کے لئے دعا کرنا امر لازم بن گیا ہے۔ مگر جونہی الفضل پر نظر پڑتی ہے۔ زبان بے اختیار آپ کی صحت یابی کے لئے خدا تعالیٰ سے التجا کرنے لگتی ہے۔ وہ لمحے جو بیت چکے ہیں اس زخم کی مانند ہیں جو بھر تو جاتا ہے مگر تکلیف کا احساس مدتوں رہتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تکالیف کو آسائش میں بدل دے۔ آپ کے غموں کو خوشیوں میں بدل دے۔ روزنامہ الفضل سدا آپ کے سایہ میں پروان چڑھتا رہے۔

مکرم حکیم عبدالحمید اعوان صاحب گوجرانولہ سے لکھتے ہیں

میری طرف سے مولانا نسیم سیفی صاحب کی خدمت میں محبت بھرا (سلام) اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

مکرم ڈاکٹر ایس اے اختر صاحب ڈیرہ غازی خان سے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ محترم نسیم سیفی صاحب کو لمبی عمر اور صحت والی زندگی عطا کرے۔

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب اوسلو ناروے سے لکھتے ہیں۔

مکرم سیفی صاحب کے جیل سے مرسلہ قطعات اور غزلیں پڑھ کر بہت لطف آیا خدا تعالیٰ نے ان کو اور ان کے رفقاء کو تاریخی اعزاز عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مکرم محمد منظور احمد خان صاحب ایاز لاہور سے لکھتے ہیں۔

آپ سب کے لئے دعا کرنا آپ پر کوئی احسان نہیں۔ بلکہ آپ کا سلامت رہنا خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے۔ اب بھی اور زندگی دعاؤں کی توفیق ملتی رہے گی۔

خاکسار ایک سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے جسم کا دایاں حصہ متأثر ہے۔ صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد احمد صاحب قریشی کراچی سے لکھتے ہیں۔

ہزارہا اوروں کی طرح میرا دل بھی بہت چاہتا تھا کہ اگر ممکن ہو تو آپ کی جگہ میں ہوں اور آپ اپنے مفوضہ کام بدستور بجالاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ بیش از پیش خدمات کی توفیق ارزانی فرماتا چلا جائے۔ قطعات کی بہار تو بہار سے پہلے ہی بہار لے آئی۔

اللھم زد فزد۔

عزیزہ مکرمہ منور سلطانہ صاحبہ بنت ملک ارشاد الحق صاحب کراچی سے لکھتی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کی ذات پر یہ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ قادر مطلق خدا آپ اور دیگر سب اسیران راہ مولا کو بہت عزت دے گا۔ ان کی سات پشتیں تر جائیں گی۔ بلکہ خدا کی قسم میں اس قادر مطلق خدا کی قسم کھاتی ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے کامل یقین ہے کہ واقعی ان کی سات

پہنچیں تر گئیں۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہم سب کی دعائیں ان بزرگوں اور ان کے خاندانوں کے حق میں قبول فرما۔ اے اللہ پاک تو ایسا ہی کر۔

مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک نمبر R-184/7 ضلع بہاولنگر سے لکھتے ہیں۔

راہ مولا میں اسیری کے دوران ہمارے تمام اہل خانہ و خاندان نے بھی عالمگیر جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر گہرے درد و کرب کے ساتھ دعاؤں کی توفیق پائی۔ حضرت امام جماعت نے عشق و وفا سے معمور آپ کا خط بھی پڑھ کر سنایا۔ یہ سب سعادتیں آپ کے لئے اور جماعت کے لئے مبارک ہوں۔

مکرمہ ممتاز نقر اللہ خان صاحبہ لاہور سے لکھتی ہیں۔

میرے بہت ہی قابل قدر بھائی میں وہ الفاظ نہیں پا رہی جو آپ کی شان میں لکھ سکوں۔ کیا خوب وہ راتیں ہوں گی اور کیا خوب وہ دن ہوں گے۔ ان میں دعائیں آپ سب کی اور ادھر تمام دنیا کی۔ کیا خزانے جمع کئے آپ نے۔ ایسی مبارک گھڑیاں بہت اونچے لوگ پاتے ہیں۔ دنیا کا کوئی لالچ نہیں صرف اور صرف خدا کے لئے اور جماعت کا نام روشن رکھنے کے لئے کیا کیا انعام پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو پہلے سے بہت بہتر خدمت دین کی توفیق نصیب کرے۔

مکرم بشیر احمد صاحب طاہر صدر مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ نے لکھا ہے

خدائے ذوالجلال آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ہمیشہ اپنے پیار کے پھل عطا کرے صدق و سداد کی جو شمعیں آپ نے روشن کیں ان کی روشنی سے دنیا کے اندھیرے اجالوں میں بدلیں۔ آنے والی نسلیں آپ پر فخر کریں گی۔ اور عزت و افتخار سے یاد کریں گی۔

مکرم آفتاب احمد صاحب تہال ضلع گجرات سے لکھتے ہیں

آپ کی رہائی کا سن کر بہت خوشی ہوئی لیکن آپ کی اسیری بھی نہایت ہی قابل رشک تھی۔ اس زمانے کے سب سے معزز انسان (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع) نے جس طرح آپ کو خراج تحسین پیش کیا وہ بہت بڑی سعادت ہے۔

مکرم عبدالسمیع نون صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں۔

آپ کی علالت سے پریشانی ہوئی۔ قید و بند کے شب و روز ہی اس کا موجب ہوں گے۔ اسیری کے دنوں میں قطعات نے واقعی بہار کا سماں پیدا کر دیا تھا۔ اللھم زد فزد۔ میں تو ہمیشہ سے آپ کے منظوم کلام کا متلاشی رہتا ہوں۔

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کراچی سے لکھتے ہیں۔

آپ کی اسیری اور رہائی کے بارے میں عرض ہے

قابل رشک ہے خدا کی قسم
کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہی اس مقام پر فائز کئے جاتے ہیں۔ اسیران راہ مولا کے لئے نذرانہ عقیدت کے طور پر دو اشعار پیش ہیں۔

چمک رہے ہیں کف پا کے نقش راہوں میں
جلا گئے ہیں وہ شمعیں جہاں سے گزرے ہیں
زمینِ کشتِ اطاعت کو کر دیا سیراب
ستارے جڑ دیئے جس آسماں سے گزرے ہیں

اس کے علاوہ درجہ ذیل احباب کے خطوط بھی موصول ہوئے مکرم منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ، مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال، مکرمہ عائشہ منیر صاحبہ ساہیوال، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی، مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب فیصل آباد، مکرم نذر محمد نذیر صاحب گولیکی، مکرم نصیر احمد مبشر صاحب لاہور، مکرمہ مسز عطیہ عارف صاحبہ لاہور، مکرم شاہد احمد شاہ صاحب اسلام آباد، مکرم محمد دین انور صاحب سرگودھا، مکرمہ ناصرہ ندیم صاحبہ ربوہ۔

بقیہ صفحہ ۵

مشرف ہوئے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی امتیازی شان ـــــ سے بھی ظاہر ہے۔ حضرت مولانا بیان کرتے ہیں کہ سیدنا بانی سلسلہ کے عہد ہمایوں میں ایک مرتبہ قادیان میں حاضر ہوا اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی سے ملاقات ہوئی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب ان دنوں مہمانخانہ کی بجائے بیت الفکر میں سویا کرتے تھے۔ مجھے بھی انہوں نے وہاں آنے اور سونے کی دعوت دی۔ ایک رات ۱۱ بجے تک باتیں کرتے رہے۔ حضرت منشی صاحب تو سو گئے اور میرے دل پر قیامت کا ہولناک تصور ایسے رنگ میں میں مستولی ہوا کہ میری حالت قوت ضبط سے باہر ہونے لگی۔ وہاں سے اٹھ کر قادیان کے مشرق کی طرف ایک بیری کے درخت کے پاس صبح تک روتا رہا۔ اس کے بعد کچھ روز تک اسی طرح قیامت کے ہولناک تصور سے خوفزدہ رہا تو خواب میں دیکھا کہ سیدنا حضرت بانی سلسلہ بیت مبارک کی دوسری چھت پر بہشتی مقبرہ کی طرف مونہہ کئے ہوئے تشریف فرما ہیں اور آپ کے پاس ایک رجسٹر ہے جس میں جنتی لوگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ نہ معلوم اس رجسٹر میں میرا نام بھی موجود ہے یا نہیں۔ میرا یہ خیال کرنا ہی تھا کہ آپ نے اس رجسٹر کے اوراق الٹنے شروع کئے یہاں تک کہ ایک صفحہ پر یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا۔ "مولوی غلام رسول راجیکی" اور اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

یہ وہ بزرگ رفقاء عالم باعمل اور بے بدل خادم دین خوش قسمت انسان جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت کی برکت سے یہ امتیاز اور فضیلت حاصل ہوئی ـــــ

ـــــ جماعت کے احباب، بالخصوص ان سے ملنے جلنے والے جانتے ہیں کہ حضرت مولانا کی زندگی کا ہر واقعہ خدانمائی کا ہے آپ متوکل علی اللہ اور ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ کی قبولیت دعا کے بے شمار واقعات ہیں اور حیرت انگیز۔ آپ کا کلام اور خطاب ایک خاص تاثیر رکھتا تھا۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کے بارہ میں ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے ان کو مقبولیت عطا فرمائی تھی۔ اور ان کے علم میں ایسی وسعت پیدا کر دی تھی کہ صوفی مزاج لوگوں کے لئے ان کی تقریر بہت ہی دلچسپ، دلوں پر اثر کرنے والی اور شبہات و وساوس کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں میں شملہ گیا تو ایک دوست نے بتایا مولوی غلام رسول راجیکی صاحب یہاں آئے اور انہوں نے ایک جلسہ میں تقریر کی جو رات کے گیارہ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔ تقریر کے بعد ایک ہندو ان کی منتیں کر کے انہیں اپنے گھر لے گیا اور کہنے لگا کہ آپ ہمارے گھر چلیں آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں برکت نازل ہو گی"۔

(خطبہ جمعہ ۸ نومبر ۱۹۴۰ء مطبوعہ الفضل)

حضرت مولانا صاحب کشف و ـــ تھے۔ سینکڑوں دعائیں آپ کی قبولیت سے نوازی گئیں۔ ساری زندگی دعوت الی اللہ کے فریضہ کی انجام دہی میں گذار دی۔ یہ انتہائی ایمان افروز داستان ہے جو آپ کو حضرت بانی سلسلہ سے والہانہ محبت فرمانبرداری اور اتباع کامل کی برکت سے نصیب ہوئی۔

استجابت دعا میں آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص مقبولیت حاصل تھی۔ کئی ضرورت مندوں اور پریشان حال لوگوں کے لئے آپ کی دعا برکت کا باعث اور سکون و طمانیت کا موجب ہوتی۔ حضرت بانی سلسلہ کی اتباع کامل سے جو برکتیں اور فیوض آپ کو نصیب ہوئے ان میں سے وسعت علم اور قبولیت دعا کا شرف بالخصوص تھا۔

خدا کرے ان بزرگ رفقاء کی برکت سے ہم سب کو ان کی بے لوث خدمات، والہانہ قربانیوں اور عشق وفا کی قدروں کو اپنانے اور اپنے کردار سے ان خصائل حسنہ اور کرامات کو زندہ رکھنے کی توفیق ملے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۵ تا ۳۱ مارچ ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۱

یعنی خدا تعالیٰ کی بات کو نہ ماننا یہ بات مان کر کہ بات مانی" یہ ایک لمبا مضمون ہے اس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جانا چاہتا بعض لوگوں کے دماغ میں ایک خیال پیدا ہو سکتا تھا اس کو میں نے دور کرنے کے لئے اشارہ کر دیا ہے۔

بہرحال جو چیز انسان اور غیر انسان میں فرق کرنے والی ہے وہ (دین حق) کے نزدیک قوت دعا ہے۔

(از خطبہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء)

نزلہ، زکام اور کھانسی
فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
سونگھنے سے بفضلہ تعالیٰ بہت جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں
نیز
فیور کیوریٹو سمیل
FEVER CURATIVE SMELL
سونگھنے سے ہر قسم کا بخار بہت جلد اتر جاتا ہے۔ یہ دونوں سمیلز موسم سرمائی انفیکشن کا فوری علاج ہیں!
قیمت فی سمیل 20.00 روپے
7 سات کیوریٹو سمیلز 150.00
علاوہ ڈاک خرچ 10 روپے
خوبصورت پریس میں
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
سیلز آفس 211283 ... 771 کلینک 606

خبریں

ربوہ : 5- مئی-1994ء
گرمی بڑھ رہی ہے-
درجہ حرارت کم از کم 18 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ فلسطین میں آزادی کا سورج طلوع ہو گیا ہے- آزادی کے تاریخی سمجھوتے پر یاسر عرفات اور اسحاق رابن نے دستخط کئے- مصر کے صدر اور امریکہ اور روس کے وزراء خارجہ سمجھوتے کے گواہ بنے- غزہ کی پٹی اور جریکو سے اسرائیلی فوج تین ہفتوں کے اندر علاقے خالی کر دے گی اور اس کی جگہ فلسطینی پولیس لے لے گی

○ وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے کہا کہ اپوزیشن کی اہم شخصیت کے ایماء پر مصنوعی قلت اور مہنگائی پیدا کرنے کے لئے بعض لوگ آٹا اور چینی ذخیرہ کر رہے ہیں- اس لئے وزراء اعلیٰ کو چاہئے کہ ایسے لوگوں پر نگاہ رکھیں- اور اس کا سدباب کریں-

○ وفاقی وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کراچی کے حالات کوئی نئی بات نہیں- حکومت جلد ہی ان حالات پر قابو پا لے گی-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کراچی میں فسادات کو ہوا دے رہے ہیں لیکن پھر بھی ہم مذاکرات کے لئے تیار ہیں- وہ ملک میں امن و امان نہیں دیکھنا چاہتے-

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہمارا احتجاج جاری ہے- ہم تحریک مناسب وقت پر شروع کریں گے- حکومت اپوزیشن اور عوام سے خوف زدہ ہے- تحریک کا سامنا تو درکنار یہ احتجاج سے ہی رخصت ہو جائے گی-

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم گولی کے سامنے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے- کراچی میں حالات خراب کرنے والوں کو عوام کی حمایت حاصل نہیں- دہشت گردی صرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے کی جا رہی ہے- تشدد کی سیاست کو چھوڑ کر اپوزیشن کو حکومت کے ساتھ بات چیت کرنی چاہئے- انہوں نے کہا غربت و افلاس کے خاتمہ کے لئے ہم نے جدید اسلامی ریاست بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے- جس کے لئے اگرچہ کچھ مشکل فیصلے کرنے ہوں گے-

○ کراچی اور حیدر آباد میں ہنگامے بدستور جاری رہے- الطاف حسین کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا گیا اور مجموعی طور پر ۸۰- افراد کو حراست میں لے لیا گیا- ان میں ڈاکٹر فاروق ستار- کنور خالد یونس اور خالد مرتضیٰ سمیت ایم کیو ایم کے کئی سابق اور موجودہ ارکان اسمبلی اور سرگرم کارکن شامل ہیں- وسطی کراچی میں مزید دو افراد ہلاک ہو گئے- ایک پولیس چوکی پر حملہ کر کے تین کانسٹیبل اغوا کر لئے گئے- سکھر میں مکمل ہڑتال رہی- حیدر آباد میں بھی فائرنگ ہوتی رہی-

○ کشمیر کمیٹی کے چیئرمین اور پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیریوں کی حمایت سے دست بردار نہیں ہو گا- انہوں نے کہا کہ بھارت جب تک مسئلہ کشمیر کو متنازعہ تسلیم نہیں کرتا اس سے کسی قسم کے مذاکرات بے فائدہ ہوں گے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ عوام نعروں اور دعوؤں کی سیاست کو مسترد کر چکے ہیں- سابق حکومت نے غیر مستحق اور نا اہل افراد کو بھرتی کیا اور غریب عوام کو پابندی کی آڑ میں روزگار سے محروم رکھا-

○ صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ صابر شاہ نے اعتماد کے ووٹ سے متعلق صدارتی حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے- انہوں نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ ۲۴ اپریل کو سرحد اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کا حکم خلاف آئین تھا- شاد محمد اور اختر شاہ شرکت کے مجاز نہ تھے- اس لئے حکم منسوخ کیا جائے-

○ شمالی علاقہ جات کی سیاسی اور علاقائی جماعتوں پر مشتمل ناردرن ایریا متحدہ محاذ نے اصلاحات کے پیکج کا خیر مقدم کیا ہے لیکن اس میں مزید اصلاحات کا مطالبہ کیا ہے- جن میں خواتین کی تعداد ۲- سے ۵- کرنے کا مطالبہ بھی شامل ہے-

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے کہا کہ ہم محاذ آرائی پر یقین نہیں رکھتے- اور مرکز سے تعاون جاری رکھا جائے گا-

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اور بھارتی فوج میں جھڑپوں میں ۷- افراد ہلاک ہو گئے- مسلم اکثریتی ضلع کشتواڑہ میں غیر معینہ مدت کے لیے کرفیو لگا دیا گیا ہے- اننت ناگ میں مکمل ہڑتال ہوئی- بارہ مولا میں گھر گھر تلاشی کے بعد ۱۷- افراد کو گرفتار کر لیا گیا-

○ سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا ہے کہ منظور وٹو' حکومت سے ہمارے تعاون کو کمزوری نہ سمجھیں- ہم اپنے ارکان کو واپس بلا سکتے ہیں انہوں نے کہا یقین دہانیوں کے باوجود ہمارے کارکنوں کے قاتل نہیں پکڑے گئے- انہوں نے بتایا کہ ان کے ۱۹- علماء ہلاک ہو چکے ہیں-

○ "گلف نیوز" نے بتایا ہے کہ پاکستان کی اپوزیشن بجٹ کے بعد تحریک چلانے کے لئے عوام کو منظم کر رہی ہے- ٹیکسوں کو بنیاد بنایا جائے گا- اس تحریک کی ریہرسل شروع کر دی گئی ہے- نواز شریف نے علماء سے رابطے بڑھا دئے ہیں-

○ وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ خواتین تھانے کھولنا نا قابل عمل ہے- علیحدہ تھانوں کی بجائے مردوں کے تھانوں میں ہی الگ سیکشن بنانے کی تجویز وزیر اعظم سیکرٹریٹ کو بھجوا دی گئی ہے- صوبوں کی سفارشات میں بھی خواتین پولیس فورس کے رویے کو مردوں جیسا قرار دیا گیا ہے-

○ وفاقی وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ صحافیوں کو کوڑے مارنے اور اخبار بند کرنے کا دور اب کبھی واپس نہیں آئے گا- انہوں نے کہا کہ ضیاء الحق سے نواز شریف تک اخبارات کا گلا گھونٹا گیا- پیپلز پارٹی آزادی صحافت کی قائل ہے- انہوں نے بتایا کہ مشرق اور پاکستان ٹائمز ۳۰ جون کو نجی ملکیت میں دے دیں گے-

○ اے- این- پی کے سیکرٹری کی طرف سے گورنر سرحد اور مسلم لیگ (ن) سے وفاداری تبدیل کرنے والے ارکان شاد محمد اور اختر حسین کے خلاف توہین عدالت کی رٹ درخواست دائر کر دی گئی ہے- جس میں کہا گیا ہے کہ قائم مقام گورنر نے عدالت سے تحریری وعدہ کیا تھا کہ وہ ایکشن لمیٹڈ کے فیصلے تک اسمبلی کا اجلاس طلب نہیں کریں گے- اس کی خلاف ورزی پر ان کو توہین عدالت پر سزا دی جائے-

○ حکومت نے سوتی دھاگے کا برآمدی کوٹا ۳ کروڑ کلو گرام سے کم کر کے اڑھائی کروڑ کلو گرام ماہوار کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ملکی صنعت کو مزید دھاگہ فراہم ہو سکے-

○ پاکستان نے افریقن نیشنل کانگریس کو دس لاکھ ڈالر دینے کا فیصلہ کیا ہے- وزیر خارجہ پاکستان سردار آصف احمد علی جلد جنوبی افریقہ کا دورہ کریں گے- اس دورے میں اہم فیصلے ہونے کا امکان ہے-

○ لاہور میں گلبرگ کے علاقہ میں ایک انٹر میڈیٹ کا جعلی امتحانی سنٹر پکڑا گیا- اور اس میں امتحان دینے والے ۱۸ طالب علم اور ۵ طالبات کو گرفتار کر لیا گیا- سنٹر چلانے والے گروہ نے امیدواروں سے ایک ایک لاکھ روپے لئے تھے- اس گروہ میں امتحانی بورڈ کے ملازمین' ایک وکیل اور اس کے ساتھی شامل ہیں-

○ لندن میں بے روزگاروں اور غیر ملکیوں کو چوری کے نت نئے طریقے سکھلانے والا خفیہ تعلیمی ادارہ پکڑا گیا ہے-

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ کچھ بھی ہو جائے بھارت اپنا ایٹمی پروگرام کیپ CAP نہیں کرے گا- انہوں نے کہا کہ پاکستان کے جوہری پروگرام کے پیش نظر ایٹمی ہتھیار بنانے پر مجبور ہیں-

○ وزیر قانون' انصاف سید اقبال حیدر نے گذشتہ روز سینیٹ کو بتایا کہ قرض' ٹیکس' بجلی' گیس اور ٹیلیفون کے نادہندگان الیکشن نہیں لڑ سکیں گے- کوئی نادہند ایک سال تک قرض واپس نہ کر سکا تو رکنیت سے محروم ہو جائے گا- دوبارہ الیکشن نہیں لڑ سکے گا-

○ اپوزیشن کی پانچ جماعتوں کے اتحاد نے حکومت کے خلاف ملک گیر تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے- اس اتحاد کے اجلاس کے بعد نواز شریف نے پریس کانفرنس میں کہا کہ سیاسی محاذ آرائی عروج پر ہے اور حکومت اپوزیشن کو کچلنے پر لگی ہوئی ہے- سندھ آگ کی بھٹی میں جل رہا ہے- انہوں نے کہا ہم ملک کے کونے کونے میں جلسے کر کے عوام کو ابھاریں گے-

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دو تین برس میں ایسا انقلاب لائیں گے کہ اپوزیشن میدان چھوڑ کر بھاگ جائے گی- انہوں نے مزید کہا کہ انتخابات مقررہ وقت پر ہوں گے-

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 355422 , 7226508 , 7235175

باموقعہ قابل فروخت پلاٹس
۱- سڑک بالمقابل جامعہ احمدیہ کے کنارے
۲- رحمت بازار دار الرحمت
۳- چند پلاٹس محلہ دار العلوم جنوبی
ضرورت منداحباب موقعہ سے فائدہ اٹھائیں- رابطہ کیلئے
ملک عبد الرب
25/2 ریلوے روڈ ربوہ